https://alamin.tuf.edu.pk/
Al-Amīn الامین (Faiṣalābād)
ISSN (print): 2790-6507; ISSN (online): 2790-6515
Volume 2; Issue 2; Article No. 24020205
RESEARCHARTICLE

اوراد و وظائف اور عبادات کی شرعی حیثیت قرآن و حدیث کی روشنی میں

The Shariah status of Arad, Wazaaf and Ibadat in the Light of Quran and Hadith

Malaika Aslam
Department of Islamic Studies
The University of Faisalabad
Email:Malaikamalik023@gmail.com

Paper history
Received: 12 July 2024
Revised: 18 August 2024
Accepted: 4 October 2024
Published online: 10 December

Abstract:

Supplications and invocations (Wird and Wazifas) are an essential part of worship. The Quran and Hadith highlight their significance. Although not obligatory, they are considered voluntary acts of worship through which a person attains closeness to Allah and His Messenger ﷺ. additionally, these acts elevate individuals to the status of saints (Awliya) and righteous ones.Allah Almighty has revealed the Holy Quran as a cure and mercy for us.For this reason, the Holy Quran provides healing for our body, heart, and soul. Whether the illness is physical or spiritual, apparent or hidden, the Quran is the best remedy for its treatment.From the era of Prophethood itself, the Holy Quran was introduced as the best remedy for afflictions and physical illnesses, and the practice of healing through it began.

Keywords

Supplication (Weird,Wazifa),Voluntary, Worship, Cure and Mercy, Guidances, Prophethood , Societal Reforms, Divine Lights, Ignorance And Misguidance, Physical Healing

2024The Authors. Al-Amīn (Faiṣalābād) published by The University of Faisalabad, Faisalabad, Pakistan
This is an open access article under the terms of the Creative Commons Attribution License, which permits commercial use, distribution and reproduction in any medium, provided the original work is properly cited

تعارف

اوراد و وظائف بھی عبادت کا اہم جز ہے قرآن و حدیث سے ہمیں اس کی اہمیت کا اندازہ ہوتا ہے یہ انسان پر فرض نہیں ہے بلکہ نفلی عبادت ہے جس کے ذریعے بندہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کا قرب حاصل کرتا ہے اور صوفیاء اور اولیاء کرام کا درجہ حاصل کرتا ہے اللہ کے رسول ﷺ بھی اپنا وقت اللہ کی عبادت یعنی فرض عبادت کے علاؤہ نفلی عبادت یعنی اوراد و وظائف میں مصروف رہتے تھے آپ ﷺ سے مختلف قسم کے اوراد و وظائف منسوب ہیں جیسے دنوں کے لحاظ سے مہینوں کے لحاظ سے اس کے علاؤہ حاجات کو پورہ کرنے اور مختلف بیماریوں ،جادو اور شیاطین سے حفاظت کے لیے مختلف قرآنی آیات اور سورتوں کے وظائف شامل ہیں آپ ﷺ کا یہ طریقہ صحابہ کرام نے بھی اپنایا اور ان کے ذریعے یہ سلسلہ اگے منتقل ہوتا گیا اس کے بعد آنے والے ائمہ کرام نے بھی اسی سلسلہ کو جاری رکھا اور اس کے ذریعے وہ اپنے اللہ کے اور قریب ہوتے گئے اور صالحین کا لقب حاصل کیا یعنی ہم صرف اپنی حاجات یا بیماریوں کے لئے ہی نہیں پڑھ سکتے بلکہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کا پسندیدہ اور محبوبِ بندہ بننے کے لیے ان اوراد و وظائف کا پڑھنا بہت اجر ثواب کا باعث ہیں۔

اوراد و وظائف اور عبادات کا معنی و مفہوم

دائرۃالمعارف اسلامیہ میں اوراد و وظائف کی تعریف اس طرح کی گئی ہے۔ اوراد ورد کی جمع ہیں جس کے لغوی معنی ہے پانی پینے کی جگہ تک انا بعض مفسرین کے نزدیک قران مجید میں شرپ یعنی (پانی پینا) کی اصطلاح استعارۃ حقائق روحانی سے بہرہ انداز ہونے کی علامت کے طور پر استعمال ہوتی ہے[1]
سورہ الدھر میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں :

﴿اِنَّ الْاَبْـرارَ يَشْرَبُوْنَ مِنْ كَاْسٍ كَانَ مِزَاجُهَا كَافُوْرا﴾ [2]

”بے شک نیک ایسی شراب کے پیبے گے جس میں چشمہ کفور کی آمیزش ہوگی۔“

یعنی اللہ تعالیٰ نے انبیاء کرام کے ذریعے اپنے بندوں کو پیغام دے دیا کہ کہ سیدھی راہ بھی ہے گمراہی بھی جو جس طرح کے اعمال کرے گا قیامت کے دن اس کا صلہ پائے گا بےشک نیکوں کے لیے اللہ کے ہاں اجر عظیم ہے۔جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے

﴿عَيْنًا يَّشْرَبُ بِـهَا عِبَادُ اللّٰـهِ يُفَجِّرُوْنَـهَا تَفْجِيْـرا﴾[3]

”اور وہ ایک چشمہ ہو گا جس میں اللہ کے بندے پییں گے اس کو آسانی سے بہا کر کر لے جائیں گے۔“

پیر کرم شاہ الازہری ضیاء القرآن میں اس آیت کی تفسیر اس طرح بیان کرتے ہیں ہم نے ہر طرح کی صلاحیتیں بخشیں اور اپنے پیغمبروں کے ذریعہ حق و باطل کی پہچان کرا دی اس کے بعد ہم نے اوراد و عمل کی آزادی بھی عطا کی تاکہ ہم دیکھیں کہ کہ بندہ کیسا ثابت ہوتا ہے شکر کرنے والا ہے ہمیں یاد کرنے والا ہے ہمارے حکم کی تعمیل کرنے والا ہے احسانات وانعامات پر ناشکری کرنے والے بتوں اور پتھروں کو شریک بنانے والے ہیں نفس امارہ کے ہاتھ اپنے باگ و دوڑ کی فسق و فجور کے گراں میں غلطیاں و پہچان رہنے والا[4]

اوراد و وظائف اور عبادات کی ضرورت و اہمیت قرآن کی روشنی میں

قرآن و حدیث میں اوراد و وظائف اور ذکر اللہ کی بہت تاکید فرمائی گئی ہے اس کے فضائل بے شمار ہیں انسان کو چاہیے کہ وہ اپنے دل اور زبان کو ذکر الہی میں مشغول رکھے اور کسی سختی پریشانی میں بھی اس غافل نہ ہو ہمارے بزرگان دین نے بھی اپنی زندگیاں اللہ کے ذکر میں گزارے اور اپنا متعلقین کو بھی فرائض و واجبات کی پابندی کے ساتھ ساتھ ہر وقت اللہ کے ذکر میں مشغول رہنے کی تلقین فرماتے رہے جیسا کہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

﴿فَاذْكُرُوْنِیٓ اَذْكُرْكُمْ وَ اشْكُرُوا لِیْ وَ لَا تَكْفُرُوْنِ﴾ [5]

”سوتم مجھے یاد کیا کرو میں تمہیں یاد کیا کروں گا اور شکر ادا کیا کرو میرا اور میری ناشکری نہ کیا کرو۔“

اس آیت میں اللہ تعالی فرما رہے ہیں یعنی اپنے بندوں سے مخاطب ہے کہ اگر تم مجھے یاد کرو گے تو میں تمہیں یاد کروں گا بندے کی اس سے بڑھ کر خوش قسمتی اور کیا ہوگی کہ اس کا خدا اسے یاد کرے بندہ اپنے رب کو

صرف اس کے ذکر شکر کے ذریعے ہی پا سکتا ہے یعنی اٹھتے بیٹھتے اس کی نعمتوں اور رحمتوں کا شکر ادا کرے بلکہ اللہ کا ذکر کرنے والوں کے ساتھ اللہ نے وعدہ کیا ہے۔جیسا کی سورہ البقرہ میں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

﴿وَ قَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِيْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ﴾[6]

" مجھے پکارو میں تمہاری دعا قبول کروں گا۔"

عبادت کی ایک قسم دعا بھی ہے جو کہ سب سے اہم قسم ہے اور دعا عبادت کا مغز ہے بس مانگنے والے کو یہ یقین ہونا چاہیے کہ جس دروازے سے وہ مانگ رہا ہے وہ کریم ہے وہ اپنے سائل کو کبھی خالی ہاتھ واپس نہیں کرتایعنی جب بھی کوئی عمل یا وظیفہ کرے سچے یقین اور خالص نیت سے کرے تو اللہ تعالیٰ اس کی حاجات کو ضرور پورہ کرتے ہیں ۔

حضور ﷺ نے امت کے لیے وظائفہ عطا فرمائے بعد میں عرفہ صلحاء نے بھی عامتہ الناس کے لیے تجویز فرمائے۔[7]

نبی ﷺ نے اپنے صحابہ کو اسلام کی تعلیم دی جس میں انہوں نے وظائف بھی بیان فرمائے اور اسے سنت کو اپناتے ہوئے صوفیا کرام نے اسی اسلوب کو اپناتے ہوئے لوگوں کو وظائف کی تعلیم دی جو کہ لوگوں کے روز مرہ کے معمولات کے مطابق تھی۔

اوراد وظائف کی اہمیت حدیث مبارکہ کی روشنی میں

حضور ﷺ کامعمول تھا جب بھی کسی شے کی حاجت یا کوئی مشکل پیش آتی توآپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب سے پہلے صلاۃ الحاجت کی طرف رجو ع فرما تے یہ نماز ادا کرنے کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دعا فرماتے کیونکہ یہ نماز سب سے زیادہ موثر ہے تمام وظائف سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کو بھی اسی چیز کی تعلیم دی انہوں نے بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ا سی طریقے کو اپنایا جیسا کے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا ہے۔

﴿اسْتَعِيْنُوا بِالصَّبْرِ وَ الصَّلٰوةِ﴾[8]

"ایمان والوں مدد طلب کیا کرو صبر اور نماز (کے ذریعہ)"

اس کے علاوہ نبی کریم ﷺ نے مختلف حاجات کے لیے مختلف وظائف بیان کیے ہے جس میں معوذ تین کا کرداار جادو شیاطین سے حفاظت کے لیے ہے اس کے علاوہ آپ ﷺ نے صبح شام کے مختلف اذکار بھی بیان فرمائے اور ان کی اہمیت بھی بیان فرمائی آپ ﷺ کے اسی طریقے کو اللہ کے نیک بندوں اور صوفیا کرام نے بھی اپنایا اور دیگر عوام الناس کو بھی اسی کی تلقین کی"حضرت سیدی احمد بن ادریس فرماتے ہیں۔

" قدس سره الجمعت بالنبي صلى الله عليه وسلم اجتماعا صور يا ومعه الخضر عليه السلام فامر النبي صلى الله عليه سلم الخضران يلقنني اوراد الطريقه الشاذلية فلقنيها بحضرته ثم الله عليه وسلم المحضر قال صلى الله عليه عليه السلام يا خضر لقنه ما كان جامع السائر الاذكار و الصلوات والاستغفار الطويل والتهليل فقال خضر لقنه ما كان جامعا لسائر الاذكار وفاتحية الاوراد والتهليل والصلوة العظيمة والاستغفار الطويل فقال خضر عليه السلام اي شيئ هو يا رسول الله فقال قل لا اله الا الله محمد رسول الله في كل المحة ونفس عدد ما وسعه علم الله"[9]

"کہ میں ایک دفعہ رسول اکرم ﷺ کی زیارت سے بالمشافہ مشرف ہوا ۔ اپکے پاس خضر علیہ السلام بھی موجود تھی حضور پر نور نے حضرت خضر علیہ السلام کو حکم دیا کہ ان (حضرت احمد بن ادریس) کو طریقہ شاذلیہ کے اوراد و وظائف سکھا دیئے خضر علیہ السلام نے حضور کے سامنے ہی مجھے ان وظائف واذکار کی تلقین فرمائی پھر حضورنے حضرت خضر کو حکم دیا کہ انکو وہ چیز سکھاؤ جو و تمام اورادکو شامل ہے جسمیں تہلیل تسبیح بھی ہے درود و صلواۃ بھی ہے اور استغفا طویل بھی ہے۔ خضر علیہ السلام نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ کونسی چیز ہے جو تمام وظائف اور

اذکار کو شامل ہے۔ حضور پر نور نے فرمایا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ في کل المحة ونفس عدد ما وسعه علم الله خدا ہمیں بھی اس کی برکات سے مستفید فرمائے"۔

حضور ﷺ کے اس فرمان سے اوراد و وظائف کی اہمیت کا اندازہ ہوتا ہے اور اس کے علاؤہ معلوم ہوتا ہے کہ آپ ﷺ خود بھی اوراد و وظائف کی پابندی کرتے تھے اور صحابہ کرام کو بھی ان کے پڑھنے کا حکم دیتے تھے اور سب سے افضل وظیفہ جو حضور ﷺ کے اس فرمان سے ظاہر ہوتا ہے وہ کلمہ طیبہ ہے یعنی اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرانا اور اللہ کو ایک ماننا اوردا و وظائف مختلف قسم کے ہوتے ہیں الفیوضات المحمدیہ میں ڈاکٹر طاہر القادری نے مختلف قسم کے اوراد و وظائف کا تذکرہ کیاہیں جو کہ درجہ ذیل ہیں۔وظائف الصلوات میں تمام نمازوں کے وظائف شامل ہیں جیسے نماز فجر، ظہر، عصر، مغرب اورنماز عشاء کے وظائف کے اس کے بعد دعا کے بعد کے وظائف شامل ہیں اس کے علاوہ نفلی نمازوں جیسا کہ نماز تہجد، نماز چاشت ،اشتراق، اور نماز توبہ استخارہ نماز تسبیح کے بھی خاص وظائف شامل ہیں۔وظائف النفوس میں نفس سے چھٹکارا حاصل کرنے اور نفس اماروں کو اپنانے کے وظائف یعنی نفس ہمارا سترکے کر کے صوفیہ کے مقام تک پہنچنے کے وظائف شامل ہیں۔وظائف النسبات میں یعنی راہ سلوک میں روحانی نسبتوں کے اصول کے وظائف یعنی طہارت اور طہارت کے حصول کے وظائف شامل ہیں ۔وظائف النسباۃ المحمدیہ میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے نسبت کی پختگی کے وظائف مراد ہیں۔وظائف الاآیات میں قرآنی آیات کے وظائف شامل ہیں جیسے وظیفہ استعارہ وظیفہ توکل وغیرہ,وظائف سورہ میں قرآن سورتوں کے خاص وظائف شامل ہیں۔وظائف اسماء الحسنٰی میں اللہ تعالی کی ۹۹ ناموں کے وظائف اور ان کے فوائد اور ان کو کس کس مقصد کے لیے پڑھنا چاہیے یہ سب اس قسم میں شامل ہیں ۔اوراد الروحیاۃ میں اللہ اور اس کے رسول کا قرب حاصل کرنے کے وظائف مراد ہیں۔[10]

اوراد و وظائف کی اہمیت سےمتعلق اللہ کے نیک بندوں کے اقوال

اولیا ء کرام اور صوفیا کرام سے کئی مجموعہ ہائے وظائف منسوب ہیں صوفیا کرام نے لوگوں کے جسمانی ذہنی اور نفسیاتی مسائل کا روحانی علاج کیا ہے۔سلسلہ قادریہ کے روحانی بزرگ حضرت غوث اعظم شیخ عبدالقادر جیلانی کے تجویز کردہ کئی روحانی وظائف اور علاج آج بھی ضرورت مند بڑی تعداد میں‌اس سے استفادہ کر رہے ہیں حضرت شیخ وجہہ الدین یوسف بغدادی نے اپنی کتاب مناقب طیب میں لکھا ہے کہ میں نے حضرت عبدالقادر سے اوراد وظائف کی تاثیر کے بارے میں گفتگو کی تو اپ نے فرمایا کہ اوراد و وظائف کی تاثیرات برحق ہیں ضرورت اس امر کی ہیں کہ پڑھنے والوں کی قوت ایمانی اعلی درجے کی ہو شرک سے مکمل طور پر اجتناب کیا جائے تقدیر پر پختہ ایمان ہو لطافت طبع اور رقت قلب کے ساتھ پنجگانہ نماز کی پابندی کی جائے تہجد کی نماز کا بھی اہتمام کیا جائے اکثر باوضو رہا جائے عمل شروع کرنے سے پہلے صدقہ و خیرات کیا جائے پڑھنے والے کے دل میں اللہ کے رسول کے لیے بے پناہ ادب اور محبت ہو اپ ﷺ کی اطاعت کا جذبہ موج زن ہو اگر پڑھنے والے میں تسکین نوازی ،ایثار اور صبروثیات دیانت اور صداقت موجود ہو تو رحمت حق سے اور زیادہ قریب ہوگا۔

یعنی کہ اور ادو وظائف کو کرنے کا اثر ضرور ہوتا ہے لیکن پڑھنے والے کو پورا ایمان ہو کے وہ جو اراده وظائف پڑھ رہا ہے وہ جس ہستی کا نام لے رہا ہے جس کو پکار رہا ہے وہ بے نیاز ہے وہ ہر شے پر قادر ہے وہ نا ممکن کو ممکن بنانے پر قادر ہے اس کے ساتھ ساتھ صبر کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑے اپنے اللہ پر یقین رکھیں نمازوں کی پابندی کرے اپنے اپ کو تہجد کا عادی بنائے اور اپنے رب سے تہجد کے وقت بھی مانگے کیونکہ وہ اس وقت بندوں کو پکا رہا ہوتا ہے کہ ہے کوئی مانگنے والا اس کے رسول سے اپنی جان و مال، ماں باپ اور اولاد سے بڑھ کر پیار کرے ۔حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ کا استخارہ غوثیہ بہت مشہور ہیں حضرت شیخ عبد القادر جیلانی نے استخارہ غوثیہ کو پڑھنے کا یہ طریقہ بیان فرمایا ہے کہ رات سونے سے پہلے دو رکعت نماز نفل ادا کریں ہر رکعت میں الحمد اللہ کے بعد گیارہ مرتبہ قل اللہ پڑھیں پھر سلام کے بعد یہ دعا پڑھیں جاے اور حدیث مبارکہ سے بھی اس کی اہمیت کا اندازہ ہوتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا :

((يعلمنا الاستخارة في الامور كلها، كما يعلمنا السورة من القران , يقول: اذا هم احدكم بالامر فليركع ركعتين من غير الفريضة، ثم ليقل اللهم اني استخيرك بعلمك واستقدرك بقدرتك واسالك من فضلك العظيم، فإنك تقدر ولا اقدر وتعلم ولا اعلم وانت علام الغيوب، اللهم ان كنت تعلم ان هذا الامر خير لي في ديني ومعاشي وعاقبة امري او

قال عاجل امري واجله فاقدره لي ويسره لي ثم بارك لي فيه، وان كنت تعلم ان هذا الامر شر لي في ديني ومعاشي وعاقبة امري او قال في عاجل امري واجله فاصرفه عني واصرفني عنه، واقدر لي الخير حيث كان ثم ارضني، قال: ويسمي حاجته)[11]

"ہمیں اپنے تمام معاملات میں استخارہ کرنے کی اسی طرح تعلیم دیتے تھے جس طرح قرآن کی کوئی سورت سکھلاتے۔ آپ ﷺ فرماتے کہ جب کوئی اہم معاملہ تمہارے سامنے ہو تو فرض کے علاوہ دو رکعت نفل پڑھنے کے بعد یہ دعا پڑھے "اللهم اني استخيرك بعلمك واستقدرك بقدرتك واسالك من فضلك العظيم، فإنك تقدر ولا اقدر وتعلم ولا اعلم وانت علام الغيوب، اللهم ان كنت تعلم ان هذا الامر خير لي في ديني ومعاشي وعاقبة امري او قال عاجل امري واجله فاقدره لي ويسره لي ثم بارك لي فيه، وان كنت تعلم ان هذا الامر شر لي في ديني ومعاشي وعاقبة امري او قال في عاجل امري واجله فاصرفه عني واصرفني عنه، واقدر لي الخير"

اے میرے اللہ! میں تجھ سے تیرے علم کی بدولت خیر طلب کرتا ہوں اور تیری قدرت کی بدولت تجھ سے طاقت مانگتا ہوں اور تیرے فضل عظیم کا طلبگار ہوں کہ قدرت تو ہی رکھتا ہے اور مجھے کوئی قدرت نہیں۔ علم تجھ ہی کو ہے اور میں کچھ نہیں جانتا اور تو تمام پوشیدہ باتوں کو جاننے والا ہے۔ اے میرے اللہ! اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام جس کے لیے استخارہ کیا جا رہا ہے میرے دین دنیا اور میرے کام کے انجام کے اعتبار سے میرے لیے بہتر ہے یا (آپ نے یہ فرمایا کہ) میرے لیے وقتی طور پر اور انجام کے اعتبار سے یہ (خیر ہے) تو اسے میرے لیے نصیب کر اور اس کا حصول میرے لیے آسان کر اور پھر اس میں مجھے برکت عطا کر اور اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام میرے دین، دنیا اور میرے کام کے انجام کے اعتبار سے برا ہے۔ یا (آپ ﷺ نے یہ کہا کہ) میرے معاملہ میں وقتی طور پر اور انجام کے اعتبار سے (برا ہے) تو اسے مجھ سے ہٹا دے اور مجھے بھی اس سے ہٹا دے۔ پھر میرے لیے خیر مقدر فرما دے، جہاں بھی وہ ہو اور اس سے میرے دل کو مطمئن بھی کر دے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس کام کی جگہ اس کام کا نام لے"

سلسلہ قادریہ کے بانی غوث اعظم کا مشہور استخارہ ہے جو کہ استخارہ غوثیہ کے نام سے مشہور ہے اور حدیث مبارکہ سے بھی اس کی اہمیت واضح ہو جاتی ہیں ۔

حافظ عمر بن علی البراز ابن تیمیہ کے شاگرد تھے وہ الاعلام العلیہ میں ابن تیمیہ کے اوراد و وظائف کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں

"ثم يشرع في الذكر . وكان قد عُرِفَتْ عادته لا يُكلِّمه احدٌ بغير ضرورة بعد صلاة الفجر . فلا يزال في الذكر يسمع نفسه ، وربما يُسمع ذكره من الروحانية ، بصره نحو السماء هكذا دابه حتى ترتفع الشمس وتزول ، وقت النهي عن الصلاة كونه في خلال ذلك يُكثر من تقليب وكنت مدة اقامتي بدمشق ملازمه جل النهار وكثيرا من الليل . وكان يدنيني منه حتى يجلسني الى جانبه . وكنت اسمع ما يتلو وما يذكر حينئذ . فرايته يقرا الفاتحة ويكررها ، ويقطع ذلك الوقت كله ، اعني من الفجر الى ارتفاع الشمس في تكرير تلاوتها . ففكرت في ذلك لم قد لزم هذه السورة دون غيرها . فبان لي، والله اعلم ، ان قصده بذلك ان يجمع بتلاوتها"۔[12]

"کہ میں نے شیخ الاسلام کی یہ عادت دیکھی کہ ، نماز فجر کے بعد بغیر ضرورت کوئی ان سے بات نہیں کرتا ذکر میں مشغول رہتے بعض دفعہ ان کے ساتھ بیٹھا ہوا ادمی بھی ان کا ذکر سنتا ، اور اس دوران کثرت سے اسمان کی طرف نظر پھیرتے تھے ، طلوع شمس تک ان کا بھی طریقہ ہوتا تھا۔اور میں جب ، دمشق ، میں مقیم تھا تو دن و رات کا اکثر حصہ شیخ الاسلام کے ساتھ گزرتا ، مجھے اپنے قریب بٹھا تے تو اس وقت میں ان کا ذکر و تلاوت سنتا ، میں نے دیکھا کہ وہ تکرار کے ساتھ سورت فاتحہ پڑھتے تھے اس سارے وقت میں یعنی نماز فجر کے بعد سے لے کر طلوع شمس تک ۔ تو میں نے اس بات میں غور کیا کہ شیخ الاسلام نے صرف اسی سورت کا وظیفہ کیوں لازم پکڑا

ہے ؟ تو میرے اوپر ظاہر ہوا واللہ اعلم کہ شیخ الاسلام کا ارادہ یہ تھا اس کی تلاوت سے ان تمام فضائل کو جمع کرلے جو احادیث میں وارد ہوئی ہیں ، اور وہ جو علماء نے ذکر کیا ہے کہ کیا اس وقت میں مسنون اذکار کو تلاوت قران پر مقدم کرنا مستحب ہے یا تلاوت کو اذکار پر ؟ تو شیخ الاسلام نے سورت فاتحہ کی تکرار کو اس وقت میں وظیفہ مقرر کیا تاکہ دونوں اقوال کو جمع کرلیں اور یہ شیخ الاسلام کی کمال ذہانت اور پختہ بصیرت تھی"۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ کے شاگرد ان کے اوراد و وظائف بیان کرتے ہیں یعنی نماز فجر سے طلوعِ شمس تک وہ اوراد و وظائف میں مصروف رہتے وہ کسی سے غیر ضروری گفتگو نہ کرتے اور نہ کوئی دوسرا شخص آپ سے کوئی غیر ضروری گفتگو کرتا اور آپ سارہ وقت سوری فاطحہ کا ورد کرتے کیونکہ سورہ فاطحہ کو پڑھنے کی بہت فضیلت ہے اور اس کو بطور وظیفہ پڑھنا اور بھی زیادہ افضل ہے اس سے اللہ کے نیک بندوں کے اورد و وظائف کا معلوم ہوتا ہے کہ کس طرح انہوں نے اللہ کے رسولِ کی سنت کو اپنایا اور دین و دنیا میں کامیابی حاصل کی ۔عبد القادر عیسی شاذلی اوراد و وظائف سے متعلق فرماتے ہیں کہ

" انه بعد صلاة الفجر (أو في اوقات مختلفة) ينصح المشايخ المريدين بقراءة الجن والعدوة زيف، وفي اصطلاح المشايخ نزول نور الله عز وجل على القلب يسمى وريدا، وبه تهتز القلوب، وقد نصح المشايخ بشدة من سلك الطريق بمراعاة الفرائض، وهم اشد خوفا من انتظار الكسل او الكسل. الفراغ، لأن الحياة اوشكت على الانتهاء، ومشاغل الدنيا تتزايد بدلاً من ان تنتهي، يقول عطاء الله عليه السلام: (إن من الشيطان ان تترك العمل والأعمال حتى تجد فراغاً).الأذى هو الخداع"[13]

"کہ مریدین کو بعد نماز فجر(یا مختلف اوقات میں جن اورادوو ظائف کے پڑھنے کی مشائخ کرام تلقین کرتے ہیں ، وہ اہل طریقت کے نزدیک اوراد و وظائف کہلاتے ہیں۔ لغت میں اوراد کے معنی (آنے والا ہے۔ مشائخ کرام کی اصطلاح میں قلب پر انوارِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ کے نزول کو وارد کہتے ہیں۔ جس کے سبب قلوب متحرک ہوتے ہیں۔ مشائخ کرام نے راہ طریقت اختیار کرنے والوں کو بڑی سختی سے اوراد وظائف کی پابندی کی تلقین کی ہے اور انہیں سستی یا فراغت کے انتظار سے بڑا ڈرایا ہے۔ کیونکہ عمر جلد ختم ہونے والی ہے اور دنیاوی مشاغل ختم ہونے کی بجائے بڑھتے رہتے ہیں۔ عطاء اللہ علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں فراغت ملنے تک اعمال و اوراد کو چھوڑنا شیطانی مکرو فریب ہے"۔

عبد القادر عیسی شاذلی اپنے مریدین یعنی جو ان کے ماننے والے تھے جب وہ ان کے پاس آتے تو وہ انہیں مختلف اوراد و وظائف پڑھنے کی تلقین کرتے اور ان کے مطابق زندگی بہت چھوٹی ہے اور جلد ختم ہونے والی ہے اس کو فرض عبادت کے علاؤہ نفلی عبادت یعنی اللہ کے ذکر اور اوراد و وظائف میں گزارا جاے اور اپنے اللہ کی خوشنودی حاصل کی جائے انسان کو ادھر ادھر کے کاموں میں اپنا وقت ضائع نہیں کرنا چاہیے انسان کی تخلیق کا جو مقصد ہے اسے اس کے مطابق گزرا جاے یعنی اللہ تعالیٰ کی عبادت اور اور اس کے رسول کی سنت کو اپنایا جائے اورد و وظائف بھی رسول اللہ ﷺ کی سنت مبارکہ ہی ہے۔اوراد و وظائف عبادات کا اہم جز ہیں اور قرآن وحدیث سے اس کی اہمیت ثابت ہے اوریہ نفلی عبادات میں شامل ہیں اس کا اجر ثواب بھی اللہ تعالی نے قرآن میں بیان کیا اور اوراد ووظائف کے ذریعے بندہ اپنا نفس کو پاک کر سکتا ہے اپنے اللہ کا قرب حاصل کر سکتا ہے اور صوفیا کرام کا رتبہ حاصل کر سکتا ہے اوراد و وظائف سے مراد یعنی پانی پینے کی جگہ تک انا قرآن میں اس سے مراد قیامت کے دن اللہ کے نیک بندوں کے لیے ایسی شراب ہو گی جس میں چشمہ کفور کی آمیزش ہوگی یعنی انسان قیامت کے دن اپنے مال کا صلہ پائے گا اوراد و وظائف کےفضائل بے شمار ہیں یعنی انسان اپنے دل و زبان کو ذکر الہی میں مشغول رکھے کسی بھی حال میں اس سے غافل نہ ہو ہمارے بزرگان دین اور صوفیا کرام نے بھی اپنی زندگیوں کو اللہ کے ذکر میں گزار اپنے بعد آنے والو یعنی اپنے ماننے والوں کو بھی یہی تلقین کی جیسا کہ قرآن میں بھی ارشاد ہوتا ہے کہ تم مجھے یاد کرو میں تمہیں یاد کروگا میری نا فرمانی نہ کرو یعنی بندے کی اس سے بڑھ کر خوش قسمتی اور کیا ہوگی کہ اس کا رب اس کے نیک اعمال کی وجہ سے اس کو یاد کرتا ہے اس کے بدلے میں اللہ کا اپنے بندوں سے وعدہ ہے کہ وہ ان کی دعاؤں کو قبول کرے گا حضور اکرم ﷺ کو جب کوئی حاجت پیش اتی تو صلوۃ الحاجت پڑھ کر دعا کرتے اور قرآن

میں بھی اللہ نے نماز اور صبر سےمدد طلب کرنے کی تلقین کی ہے حضور ﷺ نے صبح شام کے مختلف وظائف بتائےجیسا کہ معوذتین ہیں جادو سے حفاظت کے لیے بیان فرمائیں جیسا کہ حضرت سعید احمد بن ادریس فرماتے ہیں کہ انہیں حضور اکرم ﷺ کی زیارت ہوئی آپ ﷺ کے پاس حضرت خضر علیہ السلام علیہ السلام بھی تھے حضور ﷺ نے خضر علیہ السلام کو حکم دیا اس کو طریقہ شاز لیہ کے اورادو وظائف سکھا دے پھر حضور اکرم ﷺ نے حکم دیا کہ انہیں وہ چیز سکھاؤ جس میں تمام اوراد شامل ہیں جس میں تہلیل بھی ہے تسبیح بھی ہے درود و سلام بھی حضرت خضر علیہ السلام عرض کیا یا رسول اللہ کون سی چیز ہے فرمایا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ اوراد و وظائف مختلف قسم کے ہوتے ہیں جیسا کہ وظائف الصلاۃ یعنی نمازوں کے قرآنی آیات اسماء الحسنٰی قرآنی سورتوں کے وغیرہ اللہ کے بندوں نے بھی اپنی ساری عمر اللہ کے ذکر میں گزاری جیسا کہ غوث اعظم اللہ کے نیک بندے اور بزرگ ہیں ان کا استخارہ غوثیہ سے بہت مشہور ہے فرماتے ہیں کہ اوراد و وظائف کو کرنے کا اثرضرورہوتاہے بس مانگنے والے کو یقین ہونا چاہیے کہ جس سے وہ مانگ رہا ہے وہ بے نیاز ہے تہجد گزار ہو اور باوضو رہتا ہوں امام ابن تیمیہ کے بارے میں ان کے شاگرد بیان کرتے ہیں کہ آپ نماز فجر کے بعد غیر ضروری گفتگو سے پرہیز کرتے اپنی زبان سے طلوع شمس تک ورد کرتے رہتے تو ایک دن انہوں نے قریب سے سنا تو دیکھا کہ آپ ہر وقت سورہ فاطحہ کا ورد ل کرتے ہیں اسی طرح عبد القادر عیسی شاذلی بعد نماز فجر اور مختلف اوقات میں اوراد و وظائف پڑھنے کی تلقین کرتے اور فرماتے ہیں کہ عمر بہت چھوٹی ہے انسان کو وقت ضائع کرنے کے بجائے اللہ کے ذکر میں گزارنا چاہیے۔

ڈیٹا کی دستیابی

تحقیق میں استعمال ہونے والا ڈیٹا مناسب درخواست پر متعلقہ مصنف سے دستیاب کیا جا سکتا ہے۔

اخلاقی منظوری

لاگو نہیں۔

مالی معاونت

اس تحقیق کے لیے کسی مخصوص ادارے یا ذریعے سے مالی معاونت حاصل نہیں کی گئ

حوالہ جات

1. أردو دائرہ المعارف اسلامیہ ،دانش گاہ ،پنجاب،لاہور،ور،ج22،ص ،٤٣٣
2. ـلدھر٧٦: ٥،٦
3. مطففین ٨٣: ٢٥
4. الازہری ،پیر کرم شاہ ،ضیاءالقران ،ضیاء القران پبلیشر لاہور،١٩٦٩ ج،٥،ص،٣٢٣٤
5. البقرہ ٢: ٥٢١
6. المومن ٣٠: ٦٠
7. طاہر القادری ،ڈاکٹر،الفیوضات المحمدیہ ،منہاج القران پبلیشر ،٢٠٠٣ ،ص ٢٥
8. البقرہ ٢: ١٥٣
9. عبد الاحد ،محمد،سلیمان ،اوراد الصوفیہ،پبلیشر خلافت پریس ممبئی انڈیا ١٩٢٧،ص٦,٧طاہر القادری ،الفیوضات المحمدیہ ،ص ٣٢
10. بخاری،محمد بن اسماعیل ،صحیح بخاری ،کتاب التھجد ،باب،ماجاء فی الواقع مثنی مثنی ،رقم الحدیث ٦٢١١
11. المنجد ، صلاح الدین ،الاعلام العلیہ فی مناقب ابن تیمیہ ،دار الکتاب الجدید ،١٩٧٦،ج ا،ص ٣٨
12. شاذلی عبد القادر ،عیسی، حقائق عن التصوف ،پبلیشر دار العرفان ،حلب،جا،ص،٣٢٢
13. -شاذلی عبد القادر ،عیسی، حقائق عن التصوف ،پبلیشر دار العرفان ،حلب،جا،ص،٣٢٢